Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

الفضل ربوہ

روزنامہ

یوم پیر

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۲۶ محرم ۱۳۹۷ھ ۔ ۱۷ صلح ۱۳۵۶ ہش ۔ ۱۷ جنوری ۱۹۷۷ء | نمبر ۱۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۷ صلح ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ الحمدللہ

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۱۷ صلح ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

بے چینی اور ضعف کی تکلیف ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۱۷ صلح ۔ کل دوپہر نواب مسعود احمد خان صاحب ابن حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو اچانک دل کی تکلیف یعنی CORONARY THROBOSIS کا حملہ ہو گیا۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں انکی صحت یابی کے لئے خاص دعا کی درخواست ہے۔

محترمہ صاحبزادی امۃ السلام بیگم صاحبہ کی تشویشناک علالت

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب)

محترمہ صاحبزادی امۃ السلام بیگم صاحبہ (بنت حضرت مرزا البشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ) کی حالت گذشتہ ۲ دن بہت تشویشناک رہی۔ دل کے شدید حملے کے علاوہ گردوں نے بھی کام کرنا چھوڑ دیا ہے اور یرقان شروع ہو گیا ہے اسہال بھی آ رہے ہیں۔ بلڈ پریشر گر رہا ہے۔ غرض حالت بہت نازک ہے۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت نے ایک بگڑی ہوئی قوم کی ایسی اصلاح کر دکھائی گویا اس میں کوئی عیب ہی نہ تھا

اس سے بڑھ کر اور اس سے زیادہ روشن آپ کی صداقت کی اور کیا دلیل ہو سکتی ہے

"یہ زبردست دلیل ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کی کہ آپ ایسے وقت میں آئے کہ ساری دُنیا عام طور پر بدکاریوں اور بد اعتقادیوں میں مبتلا ہو چکی تھی اور حق و حقیقت اور توحید اور پاکیزگی سے خالی ہو گئی تھی۔ پھر دوسری دلیل آپ کی سچائی کی یہ ہے کہ آپ ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ کی طرف اُٹھائے گئے جب آپ اپنے فرضِ رسالت کو پورے طور پر ادا کر کے کامیاب و بامراد ہو چکے"

(الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۲ء)

"آپ جس کام کے لئے آئے تھے اس میں پورے کامیاب ہو گئے۔ میں نے بتایا ہے کہ جب آپ تشریف لائے تو آپ نے ہزارہا مریضوں کو مرض کے آخری درجہ میں پایا جو اُن کی موت تک پہنچ گیا تھا بلکہ حقیقت میں وہ مر ہی چکے تھے ... پھر انصافاً کوئی سوچے کہ اپنے خدمت گار کے عیب دُور نہیں کر سکتے تو جو شخص ایک بگڑی ہوئی قوم کی ایسی اصلاح کر دے کہ گویا وہ عیب اس میں تھے ہی نہیں تو اس سے بڑھ کر اس کی صداقت کی اور کیا دلیل ہو سکتی ہے"

(الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۲ء)

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس زمانہ میں دُنیا میں ظاہر ہوئے اور خدا تعالیٰ کا جلال اور گم گشتہ توحید کو زندہ کرنے کے لئے آپ مبعوث ہوئے اس زمانہ ہی کی حالت اگر کوئی سعادت مند سلیم الفطرت غور کُن دل لے کر فکر کرے تو اس کو معلوم ہو گا کہ اُس زمانہ کی حالت ہی آپ کی سچائی پر ایک روشن دلیل ہے اور دانشمند اس وقت کو ہی دیکھ کر اقرار کرے اور معجزہ بھی طلب نہ کرے"

(الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۲ء)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ صلح ۱۳۵۶ ہش
۱۷ جنوری ۱۹۷۷ء

نشاناتِ الٰہیہ کا انکار اور اُس کا انجام

حق و صداقت جس شکل میں بھی ظاہر ہو اس کی حیثیت زرِ خالص کی ہوتی ہے۔ اِس کے باوجود بہت تھوڑے لوگ اسے قبول کرتے ہیں اور اکثر لوگ اسے قبول کرنے سے انکار کر دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ اس حقیقت کے آشکار ہونے پر بھی کہ واقعی یہ زرِ خالص ہے وہ اسے قبول نہ کرنے پر مصر رہتے ہیں۔ ایسی روش اختیار کرنے میں وہ کسی کا کچھ نہیں بگاڑتے خود اپنا ہی نقصان کرتے ہیں۔

یہی کیفیت اُن لوگوں کی ہوتی ہے جو کسی مامور من اللہ کی بعثت پر ظاہر ہونے والے نشانات کو جھٹلانے پر ادھار کھائے بیٹھے رہتے ہیں۔ جہاں کوئی نشان ظاہر ہوا اور انہوں نے اسے جھٹلایا۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہر مومن کو یہ تاکید کی ہے کہ وہ نشاناتِ الٰہیہ کی تکذیب کا کبھی مرتکب نہ ہو ورنہ ایمان لانے کے باوجود وہ نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللّٰهِ فَتَكُونَ مِنَ الْخَاسِرِينَ ○ (یونس آیت ۹۶)

ترجمہ:- اور تُو ان لوگوں میں سے ہرگز نہ بن جنہوں نے اللہ کے نشانوں کو جھٹلا دیا ہے ورنہ تُو نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جائے گا۔

آیاتِ الٰہی کا انکار جس نقصان پر منتج ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ اس کے نتیجہ میں انسان اپنے آپ کو مستحق عذاب بنا لیتا ہے۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے کسی صورت بھی ایمان نہ لانے والوں اور مسلسل ظاہر ہونے والے نشانوں کو جھٹلانے والوں کے متعلق فرمایا ہے کہ اگر سارے ہی نشان بیک وقت ظاہر کر کے صداقت کو روزِ روشن کی طرح عیاں کر دیا جائے حتیٰ کہ کوئی بات بھی پردۂ اخفاء میں نہ رہے تب بھی ایسے لوگ اُس وقت تک ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ دردناک عذاب کو نازل ہوتے نہ دیکھ لیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کا انکار کرنے اور ہٹ دھرمی سے کسی صورت باز نہ آنے والوں کے انجام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

إِنَّ الَّذِينَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ ○ وَلَوْ جَاءَتْهُمْ كُلُّ آيَةٍ حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ○ (یونس آیت ۹۷)

ترجمہ:- جن لوگوں کے متعلق تیرے رب (کی طرف) سے ہلاکت کی خبر آ چکی ہے وہ ہرگز ایمان نہیں لائیں گے۔ اور اگر ان کے پاس ہر قسم کے نشان بھی آ جائیں تب بھی وہ اُس وقت تک ایمان نہیں لائیں گے جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں۔

اور اِسی لئے فرمایا کہ جو لوگ ایمان نہ لانے پر مصر ہوں انہیں بڑے سے بڑا نشان بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ چونکہ انہوں نے کسی صورت اور کسی حال میں بھی ایمان نہ لانے کا اپنے دل میں تہیہ کر رکھا ہوتا ہے اِس لئے وہ پے در پے ظاہر ہونے والے نشانوں کی تکذیب کرتے چلے جاتے ہیں۔ ان نشانوں سے وہ کوئی فائدہ اُٹھاتے ہی نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

مَا تُغْنِي الْآيَاتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ ○ (یونس آیت ۱۰۲)

ترجمہ:- اور کسی قسم کے نشانات بھی خواہ امن کے ہوں خواہ ڈرانے والی خبریں [illegible] لوگوں کو فائدہ نہیں دیتیں جو ایمان نہ لانے پر مصر ہوں۔ یہی وجہ [illegible] کفارِ مکہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لانے سے انکار کیا تو وہ ساتھ ہی آسمانوں اور زمین پر ظاہر ہونے والے نشانوں کا بھی انکار کرتے چلے گئے اور اِس طرح انہوں نے اپنے آپ کو مستحق عذاب بنا لیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اِن الفاظ میں خبردار فرمایا:-

فَهَلْ يَنْتَظِرُونَ إِلَّا مِثْلَ أَيَّامِ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ قُلْ فَانْتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ ○ (یونس آیت ۱۰۳)

ترجمہ:- پھر کیا جو لوگ ان (مکذبین) سے پہلے گزر چکے ہیں وہ ان کے ایّام کے مشابہ ایّام کے سوا کسی اور چیز کا انتظار کر رہے ہیں۔ تُو ان سے کہہ کہ اچھا (اگر عذاب کا وہی نمونہ دیکھنا ہے تو) پھر تم (لوگ) کچھ انتظار کرو۔ میں بھی یقیناً تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔

الغرض نشاناتِ الٰہی کا انکار معمولی جرم نہیں ہے یہ انسان کو مستحق عذاب بنا دیتا ہے۔ ان کا انکار کفار کی طرف سے ہو یا مومنوں کی طرف سے ہر دو قسم کے انکار کرنے والے نقصان سے دوچار ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے کفار ہی کو نہیں بلکہ مومنوں کو بھی نشاناتِ الٰہیہ کو جھٹلانے سے بہر طور باز رہنے اور اس کے انجام سے اپنے آپ کو بچانے کی بہت زوردار الفاظ میں تاکید فرمائی ہے۔

الفضل

(نتیجۂ فکر محترم جناب قیس مینائی نجیب آبادی - کراچی)

ہر گردنِ تخریب پہ شمشیر ہے الفضل ✣ واللہ کہ منصوبۂ تعمیر ہے الفضل

توحید کی تشہیر کا ہے ایک ذریعہ ✣ اِسلام کا اِک آلۂ تبشیر ہے الفضل

آئینۂ تہذیب و تمدّن ہے یہ پرچہ ✣ قرآن کے اخلاق کی تصویر ہے الفضل

ہے مصلح موعودؓ کی کوشش کا نتیجہ ✣ اِک ناخنِ تدبیر کی تدبیر ہے الفضل

یا مصلح موعودؓ کا اِک خوابِ حسیں ہے ✣ یا اُن کے کسی خواب کی تعبیر ہے الفضل

جو سلسلہ جاری کیا سلطانِ قلم نے ✣ اُس سلسلہ کا حلقۂ زنجیر ہے الفضل

الفضل کا پڑھنا ہے مقدر کا سنورنا ✣ زورِ قلمِ کاتبِ تقدیر ہے الفضل

بیناؤں کی آنکھوں کیلئے نورِ بصارت ✣ اندھوں کیلئے سُرمۂ تبصیر ہے الفضل

اِسلام کا مینارۂ انوار فشاں ہے ✣ توحید کا فوّارۂ تنویر ہے الفضل

آئینۂ اخلاقِ محمدؐ یہ جریدہ ✣ اور آیۂ قرآن کی تفسیر ہے الفضل

ہے حق و صداقت کا یہ اِک آلۂ [illegible] ✣ اور سینۂ باطل کیلئے تیر ہے الفضل

ہر قلبِ مسلماں کے لئے قوتِ ایماں ✣ ہر ایک رگِ کفر پہ شمشیر ہے الفضل

الفضل انیسِ غمِ تنہائی ہے اے دل ✣ بیماریٔ دل کے لئے اکسیر ہے الفضل

احباب کی آنکھوں کیلئے نورِ فراست ✣ مومن کے لئے سُرمۂ تنویر ہے الفضل

الفضل ہے تطہیرِ صحافت کا علمدار ✣ علمِ نظریات کی تطہیر ہے الفضل

اے قیس یہ فیضان ہے سب فضلِ عمرؓ کا ✣ قُدرت کا جو پیمانۂ تحریر ہے الفضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محترم مولوی غلام باری صاحب سیف استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ

(۳)

حضرت منشی اروڑے خان صاحب

حضرت مسیح پاک کے فدائیوں میں سے کپورتھلہ کے ایک فدائی حضرت منشی اروڑے خاں صاحبؓ بھی تھے۔ کپورتھلہ کے فدائیوں کے ۔۔۔ متعلق ہی مسیح پاک نے فرمایا تھا میں امید کرتا ہوں یہ آخرت میں بھی میرے ساتھ ہوں گے وہ کپورتھلہ کی کچہری میں چپڑاسی بھرتی ہوئے۔ اپنی دیانت محنت، قابلیت اور مسیح پاک کی دعاؤں سے اللہ کے فضل سے تحصیلداری سے ریٹائر ہوئے جب ذرا فرصت ہوتی گھر سے کمبل منگواتے اور سیدھے قادیان روانہ ہو جاتے بعض اوقات پیدل ہی حضور کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ حضور سے ملاقات کرتے اور وہیں سے اُلٹے پاؤں واپس لوٹ جاتے اور حضور کا یہ شعر پڑھتے

ذات پاکت بس است یار یکے
دل یکے جاں یکے نگار یکے

تیری ذات پاک کا ہمارے لئے دوست ہونا کافی ہے دل بھی ایک ہے جان بھی ایک اس لئے محبوب بھی ایک ہی ہونا چاہیئے

حضرت میاں بشیر احمد صاحبؓ بیان فرماتے ہیں ایک بار مسٹر والٹر نے جو ینگ مین کرسچین ایسوسی ایشن کا سیکرٹری تھا قادیان کی مسجد مبارک میں منشی صاحب سے سوال کیا کہ آپ پر مرزا صاحب کی صداقت میں سب سے زیادہ کس دلیل نے اثر کیا۔ تو منشی صاحب نے کیا عاشقانہ جواب دیا تھا کہا مجھ پر جس بات نے سب سے زیادہ اثر کیا وہ حضرت کی ذات تھی جس سے زیادہ سچا اور زیادہ دیانتدار اور خدا پر زیادہ ایمان رکھنے والا شخص میں نے نہیں دیکھا میں تو ان کے منہ کا بھوکا ہوں یہ کہا تو مسیح پاک کی یاد میں پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے اور روتے روتے ان کی ہچکی بندھ گئی مسٹر والٹر اس واقعہ سے اتنا متاثر ہوا کہ اس کا رنگ زرد پڑ گیا۔ جس نے واپس جاکر احمدیہ موومنٹ کتاب لکھی اس میں یہ واقعہ لکھا اور کہا جس شخص نے اپنی صحبت میں اس قسم کے لوگ پیدا کئے ہیں ہم اسے کم از کم دھوکہ باز نہیں کہہ سکتے۔

(الفضل ۱۴ر ستمبر سنہ ۱۹۴۱ء)

ان کی زندگی کا ایک اور عشق و محبت لبریز واقعہ حضرت مصلح موعودؓ کی زبان مبارک سے سنئے آپ فرماتے ہیں:۔

"مجھے وہ نظارہ نہیں بھول سکتا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر ابھی چند ماہ ہی گذرے تھے کہ ایک دن باہر کسی نے مجھے آواز دیکر بلایا اور خادمہ یا کسی بچے نے بتایا کہ دروازہ پر ایک آدمی کھڑا ہے۔ اور وہ آپکو بلا رہا ہے۔ میں باہر نکلا تو منشی اروڑے خاں صاحب مرحوم کھڑے تھے۔ وہ بڑے تپاک سے آگے بڑھے اور مجھ سے مصافحہ کیا اور اسکے بعد انہوں نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا اور جہاں تک مجھے یاد ہے انہوں نے اپنی جیب سے دو یا تین پونڈ نکالے اور مجھے کہا یہ اماں جان کو دیدیں۔ اور یہ کہتے ہوئے ان پر رقت طاری ہو گئی اور وہ چیخیں مار کر رونے لگے ان کے رونے کی کیفیت اس قسم کی تھی کہ یوں معلوم ہوتا تھا جیسے بکرے کو ذبح کیا جا رہا ہے میں کچھ حیران سا ہو گیا کہ یہ کیوں روتے ہیں۔ مگر میں خاموش کھڑا رہا اور انتظار کرتا رہا کہ وہ خاموش ہوں تو ان کے رونے کی وجہ دریافت کروں۔ اس طرح وہ کئی منٹ تک روتے رہے۔

منشی اروڑے خاں صاحب نے بہت ہی معمولی ملازمت سے ترقی کی تھی پہلے کچہری میں وہ چپڑاسی کا کام کرتے تھے۔ پھر اہلمد کا عہدہ آپ کو مل گیا۔ اس کے بعد نقشہ نویس ہو گئے۔ پھر اور ترقی کی تو سررشتہ دار ہو گئے۔ اس کے بعد ترقی پاکر نائب تحصیلدار ہو گئے اور پھر تحصیلدار بن کر ریٹائر ہوئے۔ ابتداء میں ان کی تنخواہ دس پندرہ روپے سے زیادہ نہیں ہوتی تھی۔ جب ان کو ذرا صبر آیا۔ تو میں نے ان سے پوچھا آپ روتے کیوں ہیں؟ وہ کہنے لگے میں غریب آدمی تھا۔ مگر جب بھی چھٹی ملتی قادیان آنے کیلئے چل پڑتا سفر کا بہت سا حصہ پیدل طے کرتا تھا تاکہ سلسلہ کی خدمت کے لئے کچھ پیسے بچ جائیں۔ مگر پھر بھی روپیہ ڈیڑھ روپیہ خرچ ہو جاتا۔ یہاں آکر جب میں امراء کو دیکھتا کہ وہ سلسلہ کی خدمت کے لئے بڑا روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ تو میرے دل میں خیال آتا کاش میرے پاس بھی روپیہ ہو اور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بجائے چاندی کا تحفہ لانے کے سونے کا تحفہ پیش کروں۔ آخر میری تنخواہ کچھ زیادہ ہو گئی (اس وقت ان کی تنخواہ شاید بیس پچیس روپے تک پہنچ گئی تھی) اور میں نے ہر مہینہ کچھ رقم جمع کرنی شروع کر دی۔ اور میں نے اپنے دل میں یہ نیت کی کہ جب یہ رقم اس مقدار کو پہنچ جائے گی تو اسے پونڈ کی صورت میں تبدیل کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش کروں۔ پھر کہنے لگے جب میرے پاس ایک پونڈ کے قریب جمع ہو گئی تو وہ رقم دے کر میں نے ایک پونڈ لے لیا۔ پھر دوسرے پونڈ کے لئے رقم جمع کرنی شروع کر دی اور جب کچھ عرصہ کے بعد اس کے لئے رقم جمع ہو گئی تو دوسرا پونڈ لے لیا اس طرح میں آہستہ آہستہ کچھ رقم جمع کر کے انہیں پونڈوں کی صورت میں تبدیل کرتا رہا اور میرا منشاء یہ تھا کہ میں یہ پونڈ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔ مگر جب دل کی آرزو پوری ہو گئی اور پونڈ میرے پاس جمع ہو گئے تو ــــ یہاں تک پہنچے تھے کہ پھر ان پر رقت کی حالت طاری ہو گئی اور وہ رونے لگ گئے آخر روتے روتے انہوں نے اس فقرے کو اس طرح پورا کیا کہ جب پونڈ میرے پاس جمع ہو گئے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات ہو گئی۔

(الفضل ۲۸ر اگست سنہ ۱۹۴۱ء)

میں جب یہ واقعات پڑھتا ہوں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یاد آجاتے ہیں کہ جب تنفیا الا صبح کو حدیث بیان کرتے وقت انہوں نے اتنا ہی کہا جیسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بتلایا اور حضور کی یاد میں رونے لگ گئے۔ پھر کہا مجھے اس گھر والے نے بتلایا اور حضور نے حجرہ مبارک کی طرف اشارہ کیا اور رونے لگے ہچکی بندھ گئی۔ جب ذرا افاقہ ہوا تو پھر وہی کہا اور پھر ایسا ہی کہا تیسری مرتبہ تھا اور بے ہوش ہو کر منہ کے بل گر پڑے۔

(ترمذی ابواب الزہد)

عشق کی منزل وہ منزل ہے جہاں پہنچ کر عقل ٹھٹھک کر کھڑی ہو جاتی ہے عشق کا بیان ہے جو داستان میں لطف اور مزہ پیدا کرتا ہے۔ کبھی یہ بیباکی شکول کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے اور کبھی کچھ کچھ کر تماشا کرتا ہے۔ کبھی یہ محبوب کا طواف کرتا نظر آتا ہے تو کبھی جان و مال اس پر فدا کرنے کو منتظر کھڑا نظر آتا ہے

در مستانہ یافتا میرے آقا نے سے
کس نہ ہر کسے مرد بلد جان نفت از
عشق احمقا کہ اپنی کا بعمد شوق گاند

مسیح پاک کے اس صحابی کے کردار کی پختگی اور بے لوثی ملاحظہ ہو ایک بار کسی منچلے نے سوال کر دیا۔ بابا! ملازمت میں کبھی رشوت تو نہیں لی تھی؟ منشی صاحب کے چہرے پہ جوش صداقت سے مملو سنجیدگی طاری ہوئی اور فرمایا میں نے جب تک نوکری کی اور جس طرح اپنے فرض کو ادا کیا اور جس دیانت سے کیا ہے اور جو فیصلے کئے ہیں اور جس صداقت اور دیانتداری کے ساتھ کئے ہیں اور پھر جس طرح ہر قسم کی نجاستوں سے اپنے دامن کو بچایا ہے سب باتیں ایسی ہیں کہ اگر سامنے رکھ کر میں اپنے خدا سے دعا کروں تو ایک تیر انداز کا تیر خطا کر سکتا ہے لیکن میری وہ دعا ہرگز خطا نہیں کر سکتی

(ماہنامہ انصار اللہ بابت مارچ ۱۹۶۷ء)

جب ۱۹۱۴ء میں منشی اروڑے خاں صاحب تحصیلداری سے ریٹائر ہو گئے۔ حکام پر آپ کی محنت، دیانت، اور صحیح مشورہ کا بہت اثر تھا۔ وہ فارغ نہیں کرنا چاہتے تھے لیکن آپ نے اصرار سے پنشن لے لی۔ رخصت ہوتے وقت انگریز وزیر اعظم ریاست ملے تو اس نے کہا تم فقیر ہو گیا؟ آپ نے فرمایا فقیر ہو گیا اور اب اس فقیر نے اپنا در حبیب پر معمولی سا ایک تاریک سی کوٹھڑی میں رہتے۔ لنگر خانہ سے کھانا منگا کر کھاتے اور اس مستانہ شان سے رہتے تھے۔ کہ کوئی دیکھ کر اندازہ نہ کر سکتا کہ یہ تحصیلداری سے ریٹائر ہوئے ہیں۔ کیا خوب کہا ہے

جو بھی تیرے فقیر ہوتے ہیں
آدمی بے نظیر ہوتے ہیں

حضرت منشی ظفر احمد صاحب!

کپورتھلہ کے ان خوش نصیبوں میں سے ایک حضرت منشی ظفر احمد صاحب بھی تھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنہیں ایک بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا منشی صاحب آپ اور ہم کوئی دو ہیں۔ جنہیں ایک بار عید کے موقعہ پر حضور نے اپنا صافہ اتار کر دیدیا تھا کہ آپ لے لیں۔

(سیرت ظفر ص۲۶)

جنہیں گورداسپور میں حضور کے لحاف میں سونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ (سیرت ظفر ص۲۴)

ایک موقعہ پر لدھیانہ میں ایک اشتہار چھپوانا تھا۔ حضور کے پاس رقم نہ تھی حضور نے منشی ظفر احمد صاحب سے فرمایا کیا آپ کی جماعت اس رقم کا انتظام کر سکے گی؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں حضور میں جا کر روپے لاتا ہوں اور جا کر کسی فرد جماعت سے ذکر کئے بغیر بیوی کا زیور فروخت کر کے ساٹھ روپے حاصل کئے اور حضور کی خدمت میں لاکر پیش کر دئے۔ چند دن کے بعد منشی اروڑا خان صاحب بھی لدھیانے آ گئے۔ حضور نے فرمایا منشی صاحب آپ کی جماعت نے بڑی ضرورت کے وقت امداد کی۔ حضرت منشی صاحب نے پوچھا حضور کونسی امداد۔ مجھے تو کچھ پتہ نہیں منشی ظفر احمد صاحب نے تو کسی سے اس کا ذکر بھی کیا۔ اور پھر واپس آکر آپ نے منشی ظفر احمد صاحب سے ناراضگی میں کہا۔ حضرت صاحب کو ایک ضرورت پیش آئی اور آپ نے مجھے بتلایا ہی نہیں۔ منشی ظفر احمد صاحب نے کہا تھوڑی سی تو ضرورت تھی۔ میں نے اپنی بیوی کے زیور سے پوری کر دی اس میں آپ کی ناراضگی کی کیا بات ہے۔ مگر منشی صاحب کا غصہ کم نہ ہوا اور برابر پیچ و تاب کھاتے رہے۔ حضرت صاحب کو ایک ضرورت پیش آئی تھی اور تم نے یہ ظلم کیا کہ مجھے بتلایا نہیں۔

(سیرت ظفر ص۲۷)

یہ ہے عشق و محبت کا انداز عاشق اکیلا ہی ثواب حاصل کرنے کا متمنی ہے اور دوسرے کو جب پتہ چلتا ہے تو گلہ و شکوہ ہوتا ہے کہ مجھے کیوں اس میں شامل نہیں کیا یہ تھا صحابہ کا انداز۔ دیکھو قرون اولیٰ کے نقش قدم پر ان کا قدم ہے یا نہیں۔ محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت احمدیہ لائلپور اس خوش نصیب کے خوش نصیب فرزند ہیں۔ اور تاریخ احمدیت کی ورق گردانی کرو کتنی بار صحابیات نے اپنے زیور مسیح پاک کے قدموں میں نچھاور کئے۔ سب سے پہلے حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا نے جب لنگر کے مہمانوں کے لئے زیور بیچ کر ان کی تواضع فرمائی آج اس ایثار کی برکت یہ لنگر خانے پیش کر رہے ہیں پھر حضرت ام ناصرؓ نے اپنے زیور بیچ کر الفضل کو پروان چڑھایا

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا

حضرت ام المومنینؓ کا ذکر آیا تو ان کی سیرت کا ایک واقعہ بھی عرض کر دوں اور وہ واقعہ بھی ایسے موقعہ کا جب ہوش اور توازن کو قائم رکھنا حد درجہ مشکل ہوتا ہے۔ حضرت مسیح پاکؑ جیسے شوہر کا وصال ہوا تو صدمے کا اظہار کن پیارے الفاظ میں فرمایا:۔

تو نبیوں کا چاند تھا تیرے
سبب سے میرے گھر میں
فرشتے نازل ہوتے تھے

جب حضور علیہ السلام نے آخری سانس لے تو اپنے پروردگار سے مخاطب ہو کر عرض کی:۔

اے میرے پیارے خدا یہ
ہمیں چھوڑتے ہیں مگر تو ہمیں
نہ چھوڑیو۔

(سیرت حضرت ام المومنین حصہ دوئم ص۔)

یہ ہے توحید کا وہ نمونہ جو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت دکھایا تھا اور یہ تاریخی الفاظ فرمائے تھے

من کان یعبد محمداً
فان محمداً قد مات
و من کان یعبد اللہ
فان اللہ حی لا یموت

صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کی قربانیاں اور ایثار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ میں ہاتھ دینے والوں نے جس طرح احمدیت کی خاطر قربانیاں کیں یہ انہیں کا حصہ ہے معقول تنخواہ کو خیرباد کہہ کر معمولی گذارے پر انہوں نے عمر بسر کر دی بعض کا ذکر اوپر آ چکا ہے چوہدری رستم علی خان صاحب ریلوے میں انسپکٹر تھے ایک سو پچاس روپے ماہوار تنخواہ پاتے تھے اس میں سے بیس روپے اپنے لئے رکھ کر باقی ساری تنخواہ حضور کی خدمت میں بھیج دیتے۔

حضرت منشی برکت علی صاحب جو مولوی فرزند علی صاحب کے ماموں تھے جب شملہ میں ملازم تھے اور اسی روپیہ تنخواہ تھی انہوں نے اپنے دفتر والوں سے مل کر لاٹری ڈالی جب لاٹری نکلی تو ساڑھے ۔۔۔ ہزار کی رقم ان کے حصہ میں آئی انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے فتویٰ پوچھا تو آپ نے فرمایا یہ روپیہ آپکو لئے جائز نہیں۔ یہ تو جوا ہے آپ اپنی ذات پر ایک پیسہ بھی خرچ نہ کریں چنانچہ منشی صاحب نے یہ ساری رقم غرباء اور مساکین میں تقسیم کر دی۔

(اصحاب احمد جلد ۱۱ ص۱۸۶)

عبدالرحیم صاحب نیر سابق کشن لعل ہندو مذہب سے تائب ہو کر مسیح پاک کے دست مبارک پر مسلمان ہوئے تھے آپ ریاست پٹیالہ میں داروغہ چنگی یعنی سپرنٹنڈنٹ تھے۔ جب قادیان ہجرت کا ارادہ کیا۔ تو دس روپے ماہوار کی پیشکش کو منظور کر لیا۔ اس میں سے بھی پانچ روپے اپنی ہندو والدہ کو بھیج دیتے بلکہ لکھا کہ اگر اس سے بھی کم میں میرا گذارہ ممکن ہوا تو اس سے بھی کم لینے کو تیار رہا۔

(اصحاب احمد جلد دہم ص۶۳)

جب یہ مسلمان ہو گئے تو والدہ ان کو دیکھ کر روتی رہتی اور اس قدر روتی کہ گھگھی بندھ جاتی اور دور دور تک اُن کے رونے کی آواز سنائی دیتی۔

(اصحاب احمد جلد دہم ص۶۲،۶۳)

لیکن اسلام کی طرف بڑھنے والے قدموں کو کوئی چیز نہ روک سکی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی سابق ہریش چندر کی والدہ کا بھی ۔۔۔ یہی حال تھا ان کے والد دھوکے سے انہیں قادیان سے لے گئے اور تجویز دی کہ والدہ بھائی بہنوں سے مل کر یہ واپس آ جائے گا۔ ماں ایک بار قادیان میں اس طرح روتی ہوئی آئیں کہ احمدیہ بازار میں شور مچ گیا۔ لیکن ماں کی محبت ان کے پائے ثبات میں حضرت سعد بن ابی وقاص کی طرح لغزش پیدا نہ کر سکی۔ حضرت سعدؓ کی والدہ نے سعدؓ کے مسلمان ہونے پر بھوک ہڑتال کر دی تھی اور کہا تھا بیٹا! جب تک تو اسلام سے واپس نہ ہوگا کھانا نہ کھاؤں گی۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ سارا ماجرا عرض کیا۔ ایک طرف ماں کی جان تھی دوسری طرف اسلام۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا کہ ماں باپ کی اطاعت دین کے بالمقابل لازمی نہیں۔ تو سعدؓ نے ماں کو کہا۔ اماں! میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھ لیا ہے تیرے قالب میں تو ایک جان ہے اگر سو جانیں ہوتیں اور ایک ایک کر کے میرے سامنے نکلتیں تب بھی میں اسلام سے برگشتہ ہونے کا نہیں حضرت بھائی عبدالرحمنؓ نے اپنی والدہ کے سامنے ایسی ہی استقامت کا اظہار فرمایا۔ انہوں نے اپنی والدہ کو لکھا،

"بالفرض اگر آپ مجھے پکڑ لے
جانے میں کامیاب بھی ہو جائیں
اور میرے جسم کے ٹکڑے
کر کے ان کا قیمہ بھی بنا دیں
تب بھی ہر ذرہ سے لا الہ
الا اللہ محمد رسول اللہ
کی صدا بلند ہو گی۔ اسلام
میرے رگ و پے میں رچ چکا
ہے جسم مغلوب ہو سکتے ہیں
مگر قلوب نہیں"

(اصحاب احمد جلد نہم ص۔)

بہر حال جب ان کے والد نے تحریری اقرار کیا انہیں بہن بھائیوں سے ملنے کے بعد قادیان واپس کر دیا جائے گا۔ تو حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے کس اعتماد سے اس پر کہا "اگر ہمارا ہے تو آ جائے گا"

(اصحاب احمد جلد نہم ص۱۳)

چنانچہ باوجود ان کے والد کی عہد شکنی کے یہ کسی نہ کسی طرح پھر قادیان پہنچ گئے اور پھر مسیح پاک کے قدموں میں ہی رہے حضور اگر بگھی میں سوار ہوتے تو یہ پیچھے پائیدان پر سونٹا سنبھالے کھڑے ہوتے خطرہ کے ایام میں ایک جری پہلوان کی طرح ساری ساری رات یہ "الدار" اور قادیان کا پہرہ دیتے۔ اگر مشکل سے مشکل کام کے لئے بھی حضور فرماتے تو یہ راتوں رات پُرخطر سفر پر روانہ ہو جاتے اور کام کی تکمیل کے بعد ہی لوٹتے اللہ تعالےٰ کے سلوک اور مسیح پاک کے ان الفاظ کا اعجاز دیکھئے کہ بھائی جی صاحب پاکستان میں کراچی جاتے ہوئے خانیوال کے قریب گاڑی میں فوت ہوئے۔ پہلے خوش نصیب ہیں جن کی وفات پاکستان میں ہوئی لیکن وہ پہنچے وہیں حضور کے قدموں میں۔

پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

حضور کا یہ فرمان پورا ہوا اگر ہمارا ہے تو آ جائے گا۔ جب واہگہ بارڈر پر بھائی صاحب کے عزیز و اقارب نے بھائی صاحب کا تابوت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور درویشوں کے سپرد کرتے ہوئے باچشم نم گلوگیر آواز میں کہا ہم آپ کی امانت لے کر حاضر ہوئے ہیں آپ اپنی امانت ہم سے وصول کر لیں"۔

(اصحاب احمد جلد نہم ص۱۳)

تو ملاء اعلیٰ نے ایک بار پھر کہا ہوگا۔ ہمارا ہے تو آ جائے گا۔ اور مسیح پاک کا خادم ان کے قدموں میں آ گیا۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے فضل عمر ہسپتال ربوہ

ماہ اپریل ۱۹۷۶ء

(۳)

برائے نادار مریضان

۱۵۷-	سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ بہاول نگر		۳۰ـــــ۰۰
۱۵۸-	" " " گوٹھ احمدیہ ضلع تھرپارکر		۱۰ـــــ۰۰
۱۵۹-	عبدالمنان صاحب	گوجرخان	۱۰ـــــ۰۰
۱۶۰-	صالحہ فاطمہ صاحبہ والدہ سمیع اللہ صاحب شفامیڈیکو - لاہور		۱۰ـــــ۰۰
۱۶۱-	دفتر لجنہ اماءاللہ مرکزیہ	ربوہ	۱۰ـــــ۰۰
۱۶۲-	حبیب اللہ خان صاحب نیلا گنبد	لاہور	۱۰ـــــ۰۰
۱۶۳-	شیخ منیرالحق صاحب اسلامیہ پارک	"	۱۰ـــــ۰۰
۱۶۴-	میجر محمد اختر سلطان صاحب گلبرگ	"	۶۰ـــــ۰۰
۱۶۵-	شیخ طاہر احمد صاحب اسلامیہ پارک	"	۳۰ـــــ۰۰
۱۶۶-	سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ عبدالقادر صاحب سمن آباد	"	۱۰ـــــ۰۰
۱۶۷-	چوہدری مبارز احمد صاحب	"	۵۰ـــــ۰۰
۱۶۸-	ملک اظہر احمد صاحب	"	۱۰ـــــ۰۰
۱۶۹-	والدہ صاحبہ عبدالسمیع صاحب شیزان	"	۱۰ـــــ۰۰
۱۷۰-	شیخ رفیق احمد صاحب آف لیبیا دارالذکر	"	۱۰ـــــ۰۰
۱۷۱-	چوہدری ظفراللہ خان صاحب دھرمپورہ	"	۱۰ـــــ۰۰
۱۷۲-	ملک منور احمد صاحب جاوید مغلپورہ	"	۱۰۰ـــــ۰۰
۱۷۳-	عزیز احمد صاحب ملک گلبرگ ماڈل ٹاؤن	"	۲۰۰ـــــ۰۰
۱۷۴-	نصرت جہاں بیگم صاحبہ	"	۱۰ـــــ۰۰
۱۷۵-	منصور احمد صاحب	"	۱۰ـــــ۰۰
۱۷۶-	میجر ملک محی الدین صاحب	"	۵۰ـــــ۰۰
۱۷۷-	سید منصور احمد شاہ صاحب سنت نگر	"	۳۰ـــــ۰۰
۱۷۸-	بابو امانت اللہ صاحب سول لائن	"	۲۰ـــــ۰۰
۱۷۹-	ملک صاحب سٹوڈنٹ میڈیکل ہوسٹل	"	۴۰ـــــ۰۰
۱۸۰-	آغا محمود الٰہی صاحب وحدت کالونی	"	۱۰ـــــ۰۰
۱۸۱-	بیگم صاحبہ چوہدری صفدر علی صاحب	لاہور چھاؤنی	۲۰ـــــ۰۰
۱۸۲-	ملک محمد انور صاحب	"	۱۵ـــــ۰۰

برائے تعمیر

۱-	ناصرہ بی بی صاحبہ گھیٹر	ضلع گجرات	۱۰ـــــ۰۰
۲-	حضرت مولوی محمد الدین صاحب	ربوہ	۴۰ـــــ
۳-	سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ کھاریاں		۱۵۸ـــــ۵
۴-	چوہدری ناصر احمد صاحب	سیالکوٹ	۱۰ـــــ۰۰
۵-	سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ راولپنڈی		۵۰ـــــ۰۰
۶-	لجنہ اماءاللہ	کراچی	۱۴۲ـــــ۵۰
۷-	امۃ الحفیظ صاحبہ بھٹی	چکوال	۱۰ـــــ۰۰
۸-	بیگم صاحبہ محمد عابد ملک صاحب	تربیلا ڈیم کالونی	۱۰ـــــ۰۰
۹-	سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ سیالکوٹ		۱۰ـــــ۰۰
۱۰-	" " " " بہاولپور		۱۱ـــــ۰۰
۱۱-	میاں محمد بشیر احمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ جھنگ صدر		۱۱۱ـــــ۵۰

قائدین کرام توجہ فرمائیں

جن مجالس کے قائدین نے ابھی تک خدام یا اطفال کے بجٹ تشخیص کر کے نہیں بھجوائے وہ جلد مرکز کو منظوری کے لئے بھجوائیں۔ (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اعلان برائے سہ سالہ انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

(از یکم مئی/ ہجرت ۱۳۵۶ہش ۱۹۷۷ء تا ۳۰ر اپریل/ شہادت ۱۳۵۹ہش ۱۹۸۰ء)

جملہ جماعتہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی میعاد ۳۰ اپریل ۷۷ء کو ختم ہو رہی ہے۔ آئندہ تین سالوں (یکم مئی ۷۷ء تا ۳۰ اپریل ۸۰ء) کے لئے عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کے انتخاب جلد از جلد کروائے جانے مطلوب ہیں جس کے لئے ۱۰ مارچ ۷۷ء کی میعاد مقرر کی جاتی ہے۔ اس میعاد کے اندر اندر تمام عہدیداران کے انتخاب ہو کر نظارت علیا میں پہنچ جانے چاہئیں تاکہ ضروری کارروائی کے بعد بر وقت منظوری دی جاسکے۔ جملہ انتخابات عہدیداران سب قواعد ہونے چاہئیں تاکہ ان کو مکمل کروانے پر سلسلہ کا قیمتی وقت خرچ نہ کرنا پڑے اور جلد منظوری بھجوائی جاسکے۔

ضروری ہدایات

۱- انتخاب کرواتے وقت یہ امر خاص طور پر ملحوظ رکھا جائے کہ مطابق فیصلہ مجلس مشاورت ۱۳۴۹ہش موجودہ سہ سالہ انتخاب عہدیداران میں کوئی ایسا دوست دوبارہ صدر منتخب نہیں ہو سکے گا جس نے گزشتہ سہ سالہ میعاد میں اپنی صدارت کے دوران اپنی جماعت کے کم از کم ۳۳ فیصد کو قرآن کریم نہ پڑھوا دیا ہو اور دیگر جملہ عہدیداران صرف اسی صورت میں منتخب ہو سکیں گے کہ وہ کم از کم ناظرہ قرآن کریم جانتے ہوں۔

۲- جملہ امراء مقامی و صدر صاحبان اس امر کا خاص خیال رکھیں کہ انتخاب عہدیداران کے وقت انتخابی میٹنگ (یا مجلس انتخاب) کا صدر ایسے دوست کو نامزد کیا جائے جس کا نام امیر مقامی یا صدر مقامی کے عہدہ کے لئے پیش نہ ہو سکتا ہو۔ بہتر ہوگا کہ عہدیداران کا انتخاب مربیان و معلمین سلسلہ و انسپکٹران بیت المال آمد یا امیر ضلع یا ان کے کسی نمائندہ کی زیر صدارت کروایا جائے۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

رپورٹ مثالی وقار عمل

قائدین خدام الاحمدیہ کی خدمت میں ۷ر جنوری اور ۹ر جنوری کو مثالی وقار عمل کی درخواست کی گئی تھی۔ اس مثالی وقار عمل کی تفصیلی رپورٹ جلد مرکز میں ارسال فرمائیں۔

(مہتمم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اعلان برائے لجنات

دفتر لجنہ اماءاللہ کی طرف سے تمام ممبرات لجنہ کے لئے ۷۶-۱۹۷۷ء کا لائحہ عمل تیار کر کے بھجوا دیا گیا ہے۔ اس میں شعبہ تعلیم کے نصاب میں ہر ناخواندہ کو خواندہ بنانا یعنی اردو لکھنا پڑھنا سکھانا بھی شامل کر لیا جائے کہ یہ حصہ نصاب میں شائع ہونے سے رہ گیا ہے اور جملہ عہدیدار خواتین اپنے اپنے ہاں کی ناخواندہ خواتین کو خواندہ بنانے کی طرف خاص توجہ فرمائیں کہ یہ بہت ضروری ہے۔ (سیکرٹری تعلیم)

درخواست ہائے دعا

۱- میری والدہ محترمہ ان دنوں میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ پروفیسر ڈاکٹر مسعود ... نے کل پائلز کا آپریشن کیا ہے۔ ان کی صحت بہت زیادہ کمزور ہے احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے عاجزانہ درخواست دعا کرتا ہوں۔

(مبشر احمد زاہد متعلم ایم۔بی۔بی۔ایس کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج - لاہور)

۲- خاکسار کی نانی جان کافی دنوں سے کھانسی بخار میں مبتلا ہیں اور ان کی تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد ممتاز خلیل آباد - آزاد کشمیر)

۳- خاکسار کی والدہ عرصہ سے بیمار ہیں ان کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ میری پھوپھی صاحبہ عرصہ دو ماہ سے پتہ میں پتھری ہونے کی وجہ سے بیمار ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں ان کی شفا کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(محمد صدیق ریلوے کالونی - لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا میں دو ہی قانون جاری ہیں ایک قانونِ قدرت اور دوسرا قانونِ شریعت

ان دونوں قانونوں میں ہماری کامل راہنمائی صرف خدا تعالیٰ ہی کر سکتا ہے جو علمِ کامل اور صداقتِ کاملہ کا حامل ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۂ مریم کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

دنیا میں دو ہی قانون جاری ہیں۔ ایک قانونِ قدرت، اور دوسرا قانونِ شریعت۔ قانونِ قدرت میں بھی کامل راہنمائی وہی کر سکتا ہے جو علیم ہو۔ جیسے وہی ڈاکٹر کامیاب ہو سکتا ہے جو بڑا جاننے والا ہو۔ اور قانونِ شریعت میں بھی وہی وجود کامل راہنمائی کر سکتا ہے جو علیم ہو۔ جو وجود ہماری جسمانی ضرورتوں کا علم نہیں رکھتا یا ہماری روحانی ضرورتوں کا علم نہیں رکھتا وہ ہمیں صحیح نسخہ بھی نہیں بتا سکتا۔ پس علیم کے لئے ضروری ہے کہ وہ کافی ہو۔ اسی طرح جو صادق ہوگا وہی صحیح ہادی بھی ہوگا کیونکہ جھوٹ اور غلطی گمراہ کرنے والی چیزیں ہیں اور ہادی کے لئے ضروری ہے کہ وہ صادق ہو۔ پس وہی ہادی ہو سکتا ہے جو صادق ہو بلکہ تمام صداقتوں کا منبع ہو۔ اس کے سوا ہر جگہ کی ہدایت مشتبہ اور ناقابلِ قبول ہوگی۔

غرض جب کوئی شخص یہ مانے گا کہ کوئی ہستی علیم ہے تو اُسے یہ بھی ماننا پڑے گا کہ صفتِ کافی بھی اس میں پائی جاتی ہے۔ اور جب کوئی شخص یہ مانے گا کہ کوئی ہستی صادق ہے تو اُسے یہ بھی ماننا پڑے گا کہ صفتِ ہادی بھی اس میں پائی جاتی ہے۔ اور اگر یہ دو اصول درست ہیں اور اگر یہ ثابت ہو جائے کہ یہودی مذہب جو بنیاد ہے عیسائیت کی وہ خدا تعالیٰ کو علیم بھی سمجھتا ہے اور صادق بھی سمجھتا ہے تو لازماً ماننا پڑے گا کہ خدا تعالیٰ کافی بھی ہے اور خدا تعالیٰ ہادی بھی ہے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ بائیبل اس بارہ میں کیا کہتی ہے۔

پہلے ہم خدا تعالیٰ کی صفتِ علم کو لیتے ہیں۔ انجیل میں لکھا ہے:-

"لیکن اُس دن اور اُس گھڑی کو میرے باپ کے سوا آسمان کے فرشتوں تک کوئی نہیں جانتا" (متی باب ۲۴ آیت ۳۶)

یہ حوالہ بتاتا ہے کہ اس دنیا میں علم کی مختلف مقداریں ہیں۔ کوئی مقدارِ علم ایسی ہے جسے انسان جانتا ہے، کوئی مقدارِ علم ایسی ہے جسے فرشتے جانتے ہیں اور کوئی مقدارِ علم ایسی ہے جسے نہ انسان جانتا ہے نہ فرشتے جانتے ہیں صرف خدا جانتا ہے۔ گویا علمِ کامل صرف خدا تعالیٰ کی ذات سے مختص ہے اور جب علمِ کامل اُسی میں ہوا تو لازماً اُسے کافی بھی ماننا پڑا۔ پھر لکھا ہے:-

"خداوند نے دانائی سے زمین کی بنیاد ڈالی اور عقلمندی سے آسمان کو آراستہ کیا۔ اس کی دانش سے گہرائیاں پھوٹ نکلیں اور آسمان سے اوس کی بوندیں ٹپکیں" (امثال باب ۳ آیت ۱۹، ۲۰)

یعنی خدا نے علم پر قانونِ قدرت کی بنیاد رکھی اور اسے آراستہ کیا اور پھر اس کے بعد جو بھی علم پیدا ہوتا ہے خواہ وہ روحانی ہو یا جسمانی اس کے علم سے نکلتا ہے کیونکہ لکھا ہے: "اس کی دانش سے گہرائیاں پھوٹ نکلیں" اس کے بعد "آسمان سے اوس کی بوندیں ٹپکیں"۔ یعنی خدا تعالیٰ نے علم کو اتنا کامل کیا کہ آسمان بھی انسان کی ہدایت کے لئے ٹپک پڑا۔ یعنی الہام اور کلامِ الٰہی نازل ہوا اور اس نے علم کو ہر رنگ میں مکمل کر دیا۔ یہ حوالہ بتاتا ہے کہ ہدایت ہمیشہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے اور وہی کامل ہدایت ہوتی ہے کیونکہ ایک علیم ہستی اس کے پیچھے ہوتی ہے انسان اپنی طرف سے کچھ نہیں کر سکتا۔

پھر صدق کے متعلق لکھا ہے:-

"اے خداوند سچائی کے خدا تُو نے مجھے مخلصی دی ہے" (زبور باب ۳۱ آیت ۵)

اس سے ظاہر ہے کہ مخلصی یعنی نجات کا واسطہ "خداوند سچائی کے خدا" کے ساتھ ہے جس طرح شریعت کا واسطہ ایک علیم ہستی کے ساتھ ہے۔ پھر لکھا ہے:-

"تیری صداقت ابدی صداقت ہے اور تیری شریعت سچائی ہے" (زبور باب ۱۱۹ آیت ۱۴۲)

گویا بائیبل اور انجیل دونوں سے یہ ثابت ہے کہ علمِ کامل صرف خدا تعالیٰ کو حاصل ہے اور صداقتِ کاملہ بھی اسی کو حاصل ہے۔

(تفسیر کبیر جلد چہارم صفحہ ۱۹-۲۰)

جامعہ احمدیہ ربوہ کی سالانہ کھیلیں اختتام پذیر ہو گئیں

تقسیمِ انعامات کی تقریب اور اجتماعی دعا

ربوہ ۱۶ ارصلح۔ آج دوپہر جامعہ احمدیہ کی نہایت دلچسپ سالانہ کھیلیں اپنی بلند اور پُر وقار روایات کے ساتھ بڑی کامیابی سے اختتام پذیر ہو گئیں۔ کھیلوں کے اختتام پر اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے ناظر بیت المال آمد و پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے (جو جامعہ کے فارغ التحصیل قدیم طلباء میں سے ہیں) کامیابی حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم کئے اور مختصر خطاب فرمایا جس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔ آپ کی تقریر سے قبل جامعہ کے وائس پرنسپل مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف نے مختصر تعارفی تقریر فرمائی۔ اس تقریب میں جامعہ کے طلباء کے علاوہ متعدد بزرگانِ سلسلہ و احباب جماعت شامل ہوئے۔

جامعہ احمدیہ کی سالانہ کھیلیں ۱۴ ارصلح کو تین بجے سہ پہر شروع ہوئی تھیں۔ ان کا افتتاح جامعہ کے پرنسپل محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل نے فرمایا تھا۔ پہلے روز ۱۱۰ گز کی دوڑ، کلائی پکڑنے، تین ٹانگ کی دوڑ، رسہ کشی اور فٹ بال کے ابتدائی مقابلے ہوئے۔ دوسرے روز رسہ کشی۔ اونچی اور لمبی چھلانگ اور تکیہ جنگ کے مقابلے بہت دلچسپی کے ساتھ دیکھے گئے۔ آخری روز کے فائنل مقابلوں میں روک دوڑ اور تکیہ جنگ کے علاوہ رسہ کشی اور میوزک ریس کے مقابلے خاص طور پر بہت دلچسپ رہے جن میں جامعہ کے سٹاف، اس کے فارغ التحصیل طلباء اور متعدد مہمانانِ کرام نے بھی حصہ لیا۔

آخر میں تقسیمِ انعامات کی تقریب منعقد ہوئی۔ اس کا آغاز جامعہ کے ایک افریقن طالب علم احمد جبریل صاحب نے تلاوتِ قرآن پاک سے کیا جس کے بعد مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ جامعہ احمدیہ کا گزشتہ چند سالوں سے یہ معمول ہے کہ سالانہ کھیلوں کے اختتام پر تقسیم انعامات کی تقریب کے لئے جامعہ کے کسی فارغ التحصیل طالب علم کو مدعو کیا جاتا ہے چنانچہ اس سلسلے میں آج محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد انعامات تقسیم کریں گے۔ آپ نے اپنی تقریر میں مہمانِ خصوصی کا تعارف کراتے ہوئے ان کی دینی خدمات کا ذکر کیا۔

تقسیم انعامات کے بعد مہمانِ خصوصی محترم خالد صاحب نے اپنے مختصر خطاب میں بتایا کہ زندگی مسلسل تگ و دو، محنت اور جفاکشی کا نام ہے مگر اس کے ساتھ ہی ایک دینی اور روحانی جماعت کے ساتھ تعلق رکھنے کی وجہ سے یہ بھی ضروری ہے کہ ہم کبھی اپنی طاقت اور لیاقت پر نازاں نہ ہوں اور ہمیشہ عاجزانہ راہوں پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے رہیں اور اسی سے مدد و نصرت کے طالب رہیں۔ یہی وہ راہ ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصحاب نے اختیار کر کے دین و دنیا کی برکتیں حاصل کیں۔ جامعہ کے طلباء کو جہاں اپنی دیرینہ روایات کے مطابق دین و دنیا کے ہر میدان میں سب سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنی چاہیئے وہاں ان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ ہمیشہ عاجزی اور تذلل کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے! آمین۔

آخر میں اجتماعی دعا ہوئی جس کے بعد مہمانانِ کرام کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔

درد بھری درخواستِ دعا

میری نواسی عزیزہ سارہ بنت شیخ سعید الرحمٰن صاحب جو اڑھائی ماہ ہوئے کار کے ایک حادثہ میں دماغی چوٹ لگنے کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی تھیں ابھی تک بے ہوش اور دیگر عوارض میں مبتلا ہیں۔ عزیزہ C.M.H. لاہور میں زیر علاج ہیں۔ ہمارا جملہ خاندان سخت اضطراب بے چینی اور بے قراری کی حالت میں ہے۔ احباب اور بزرگانِ جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ معجزانہ کرشمہ دکھلا کر عزیزہ کو کامل شفا اور نئی زندگی عطا فرمائے۔

(خاکسار محمد اقبال پراچہ سرگودھا)

دانتوں کی حفاظت کا رسالہ
۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیے
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
ربوہ فون [illegible]

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴